Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور پاکستان

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر
سہ ماہی ۷ ر
ماہوار ۲½ ر

قیمت فی پرچہ ۱ آنہ

یوم سہ شنبہ

۱۳ شعبان ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۳۰ ہجرت ۱۳۲۹ھش	۳۰ مئی ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۲۶

اخبار احمدیہ:- ربوہ ۲۶ مئی مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے حسب ذیل اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق ارسال کی ہے۔
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔

نہری پانی کے تنازعوں پر غور کرنے کے لئے دونوں ملکوں کی مشترکہ کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی ۲۹ مئی۔ آج یہاں نہری پانی کے مسئلے پر پاکستان و ہندوستان کے نمائندوں کی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ یہ کمیٹی مزید گفتگو اس کانفرنس کے فیصلوں کی روشنی میں کرے گی جو دونوں ملکوں کے نمائندوں میں دریائے سندھ کے طاس کے آبی ذرائع کے متعلق ہوئی تھی۔ سب سے پہلے یہ فیصلہ ہوگا کہ دونوں ملکوں کے فنی ماہرین اس گتھی کو سلجھانے کے لئے آئندہ کس قسم کی بات ہوگی۔ کمیٹی کے ذریعے حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ کمیٹی اس مسئلے کا کوئی منصفانہ اور موزوں حل تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ اور اس سے دونوں ملکوں کی موجودہ فضا میں خوشگوار اضافہ ہوگا۔ آج اس کمیٹی کے دو اجلاس ہوئے اور کل ۵ گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی۔ پاکستانی وفد کی قیادت پاکستان کے سکرٹری جنرل مسٹر محمد علی نے کی۔ بات چیت کل بھی جاری رہے گی۔

چودھری ظفر اللہ خان کے خلاف مبینہ اعتراضات جھوٹے اور بے بنیاد ہیں

آپ نے کمیشن کے روبرو جماعت احمدیہ کا کیس پیش نہیں کیا۔ ان کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کی گئی ہیں

اردو اخبارات کی بے بنیاد خبروں کے متعلق حکومت پاکستان کا اعلان

کراچی ۲۹ مئی۔ حکومت پاکستان کی سکرٹریٹ کی طرف سے اردو اخبارات کی ان تمام الزامات خبروں اور تبصروں کو بے بنیاد اور غلط قرار دیا گیا ہے۔ جو پچھلے دنوں وقتاً فوقتاً پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے خلاف لکھے جاتے رہے ہیں اور سرکاری اعلان میں بوضاحت اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ آنریبل چودھری صاحب نے باؤنڈری کمیشن کے روبرو ہرگز جماعت احمدیہ کی طرف سے وکالت نہیں کی تھی۔ اور نہ ان میں سے کوئی ایک بات بھی کہی کہ جو ان کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ مکمل اعلان درج ذیل ہے۔

یہ کہا گیا ہے کہ جولائی ۱۹۴۷ء میں باؤنڈری کمیشن کے روبرو آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں (موجودہ وزیر خارجہ پاکستان) نے مسلم لیگ کا کیس پیش کرتے ہوئے اس بات پر اصرار کیا کہ انہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ اور پھر بحث کے دوران میں انہوں نے کمیشن سے کہا کہ "قادیان" کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے دوران بحث میں اس بات پر بھی زور دیا کہ احمدیہ جماعت عام مسلمانوں سے ایک علیحدہ امتیازی حیثیت کی مالک ہے۔ پھر ان مفروضہ بیانات کی بنا پر یہ بحث کی جاتی ہے کہ آنریبل چودھری صاحب کی اس بحث نے کہ جماعت احمدیہ ایک علیحدہ فرقہ ہے۔ گورداسپور کے مسلمانوں کی عام آبادی کے تناسب کو کم کر دیا اور کمیشن نے اس علیحدہ حیثیت کی وجہ سے گورداسپور کے مسلم اکثریت والے ضلع کو مسلم اقلیت کا ضلع قرار دے کر پاکستان کی حدود سے نکال دیا۔ ایوارڈ کی رو سے اسے پاکستان میں شامل ہونا چاہیئے تھا۔

حکومت کو یہ اعتراضات سن کر سخت تعجب اور حیرت ہوئی ہے۔ کیونکہ اسے پہلے ہی یہ علم تھا۔ کہ ان اعتراضات میں کوئی حقیقت نہیں اور یہ اصل واقعات کے بالکل خلاف ہیں۔ لیکن اس کے باوجود حکومت نے ان اعتراضات کی پوری پوری تحقیقات کی۔ جس نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ الزامات اور اعتراضات کلیتہً بے بنیاد خلاف واقعہ اور جھوٹے ہیں آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں ہرگز جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش نہیں ہوئے۔ نہ آپ نے اُن کی طرف سے کسی کیس کی وکالت کی۔ اور نہ انہوں نے کبھی بحث کے دوران میں وہ باتیں کہیں جو اُن کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔

سر اوون ڈکسن کراچی آ رہے ہیں

نئی دہلی ۲۹ مئی۔ مسئلہ کشمیر کو سلجھانے کے لئے متعین اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن جمعرات کی شام کو کراچی پہنچیں گے۔ اور پھر حکومت پاکستان سے بات چیت کرنے کے بعد سرینگر چلے جائیں گے۔ آپ نے آج نئی دہلی میں پنڈت نہرو۔ مسٹر پٹیل اور سر گرجا شنکر باجپائی سے ملاقات کی۔ آپ کے ہمراہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے خاص نمائندے مسٹر ایرک کارلین بھی ہوں گے۔

ملک شوکت علی میئر منتخب ہو گئے

لاہور ۲۹ مئی۔ لاہور کارپوریشن کے آئندہ میئر لاہور کے ایڈووکیٹ ملک شوکت علی خلف ملک برکت علی ایک ووٹ کی اکثریت سے منتخب ہو گئے ہیں۔ دوسرے امیدوار ڈاکٹر عبدالوحید تھے۔ دونوں کو ۳۲-۳۲ ووٹ ملے جس پر صدر کو اپنا خاص حق استعمال کرنا پڑا۔

مختصر ــــ لیکن ــــ اہم

کوئٹہ ۲۹ مئی۔ بلوچستان میں پھلوں کی خرید و فروخت میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے امداد باہمی کی انجمنیں قائم کی جائیں گی۔

کراچی ۲۹ مئی۔ سندھ کے وزیر تعلیم آغا غلام نبی پٹھان نے مسلم لیگ ورکروں کو عوام کی بے لوث خدمت کرنے کی تلقین کی ہے۔ آپ نے کہا۔ مسلم لیگ کا پہلا فرض حصول پاکستان تھا۔ اور اب دوسرا مقصد عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے ان تھک معاشرتی خدمات انجام دینا ہے۔

لکھنؤ ۲۹ مئی آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق یو۔پی سے تارکان وطن کی تعداد میں معتدبہ کمی واقع ہو گئی ہے۔ مقتدر لیڈروں نے ترک وطن سے باز رہنے کی تلقین کے لئے دورے شروع کر دیئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۹ مئی۔ آج ہندوستانی کابینہ کے تین نئے ارکان وزیر خزانہ مسٹر دیش مکھ۔ وزیر تجارت مسٹر سری پرکاشں اور وزیر آبکاری و بجلی مسٹر راجیت نے حلف وفاداری اٹھالیا

نئی دہلی ۲۹ مئی۔ آئے دن کے ریلوں کے حادثات کے پیش نظر حکومت اکثر بڑی لائنوں پر گشتی پہرے مقرر کرنے پر غور کر رہی ہے۔

بوسٹن ۲۹ مئی۔ وزیر اعظم پاکستان آخری دو تین دن بوسٹن میں آرام کرنے کے بعد کل کینیڈا کے ہوائی جہاز پر اوٹاوہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ آپ ۳ جون تک نیویارک واپس لوٹ آئیں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

انگلستان میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ اسلام کی روز افزوں ترقی

مسئلہ کفارہ کی تردید میں اور اسلام کی تائید میں بہت سے لیکچر۔ احمدی مستورات کا ماہانہ اجلاس

رپورٹ لنڈن مشن بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء

(از مکرم جنرل سیکرٹری صاحب احمدیہ مشن لنڈن)

ماہ مارچ میں دو دفعہ پبلک میٹنگز منعقد ہوئیں۔ پہلی میٹنگ مورخہ ۱۲ مارچ کو زیر صدارت مسٹر عبدالسلام صاحب منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر ریورنڈ بارکر جو بپٹسٹ چرچ ساؤتھ فیلڈز کے منسٹر ہیں نے کفارہ کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور اس کو عقل اور غور اور فکر کا مادہ عطا فرمایا جس وجہ سے اس نے اپنے آپ کو اعلےٰ مخلوق سمجھا۔ حتّٰی کہ خدا تعالےٰ کی نافرمانی اور تکبر کے گناہوں کا مرتکب ہوا۔ آدمؑ بھی ابتداءً گناہ کے مرتکب ہوئے اور اس طرح ان کی وجہ سے تمام نسل کو ورثہ میں گناہ ملا۔ اب انسان گناہ سے نجات نہ پا سکتا تھا اس لئے اللہ تعالےٰ نے اپنا اکلوتا بیٹا یسوع مسیح بطور نجات دہندہ بھیجا۔ جس نے باوجود معصوم ہونے کے صلیب پر قربانی دی اور تمام لوگوں کے جو اس پر ایمان لائیں گناہ بخشوائے۔ اب جو شخص یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے اندر حیرت انگیز تغیر پاتا ہے۔ اس کی زندگی بالکل بدل جاتی ہے اور وہ نہایت پاکباز اور بے ضرر انسان بن جاتا ہے۔

تقریر کے بعد صاحب صدر نے چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن سے درخواست کی کہ وہ بھی اس موضوع پر اسلامی نقطۂ نگاہ کی رو سے روشنی ڈالیں۔ چنانچہ آپ نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تو امید تھی کہ معزز مقرر بائبل سے کفارہ کا ثبوت مہیا فرمائیں گے اور یسوع مسیح کی تعلیم پیش کریں گے۔ مگر اس کے برعکس آپ نے صرف عقلی دلائل ہی دیئے ہیں حالانکہ ایسے اہم مسئلہ کا نہ صرف یہ کہ کھلم کھلا ذکر بائیبل میں ہونا چاہیئے تھا بلکہ اس کے ثبوت میں دلائل بھی بتکرار موجود ہونے ضروری تھے۔ پھر فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ کفارہ کی ضرورت آپ کے وقت میں ہی پیش آئی جبکہ آپ سے قبل لوگ بغیر کفارہ پر ایمان لانے کے اور بغیر کسی شخص کی قربانی کے نجات پاتے تھے پھر یہ عقیدہ کہ آدمؑ کے بعد جو انہوں نے گناہ کیا اور اس وجہ سے تمام نسل کو ورثہ میں گناہ ملا یہ بھی نہایت مضحکہ خیز بات ہے۔ کون یہ تسلیم کر سکتا ہے کہ قصور تو باپ کرے اور سزا بیٹے کو دی جائے یا بیٹا قصور کرے اور باپ کو سزا دی جائے۔ پھر کفارہ کا مطلب ہے کہ نعوذ باللہ یسوع مسیح خود ملعون ہوئے اور اس طرح لوگوں کے گناہ بخشوائے۔ کیا لعنت معمولی چیز ہے۔ لعنت اس بُعد اور دوری کو کہتے ہیں جو کہ انسان اور اللہ تعالےٰ کے درمیان بوجہ نافرمانی پیدا ہو جائے۔ کیا کوئی عقلمند اور یسوع مسیح کے لئے غیرت رکھنے والا شخص یہ پسند کرے گا کہ آپ ایک منٹ کے لئے بھی اللہ تعالےٰ سے دور ہو گئے اور آپ کا رستہ اللہ تعالےٰ سے کٹ گیا۔ ہرگز نہیں۔

نیز آپ نے بعض عیسائی مصنفین کے حوالے پڑھ کر سنائے کہ یہ ہماری طرف سے نہایت کمینگی ہے کہ ہم یسوع مسیح کو تو مرنے دیں اور اس طرح اپنے گناہ بخشوائیں۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ یہ عقیدہ عیسائیت کا نہیں ہے بلکہ کسی بیرونی شخص نے اسے عیسائیت میں داخل کر دیا ہے اور اس کا عملی ثبوت ہم دیکھتے ہیں کہ آیا عیسائیت پر ایمان لانے والے اور کفارہ کے معتقد اس اعتقاد کی وجہ سے گناہ کے ارتکاب سے باز آ گئے یا اس عقیدہ کی وجہ سے گناہ کم ہو گئے۔ مگر امر واقعہ ہم اس کے خلاف پاتے ہیں۔ باوجود اس عقیدہ پر ایمان لانے کے لوگ گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ پھر اگر کفارہ پر ایمان لانے سے گناہ بخشے گئے ہیں تو چاہیئے کہ اگر عیسائی اس دنیا میں کوئی قصور کریں تو ان کو سزا نہ دی جائے۔ مگر انہیں سزا دی جاتی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ صرف دعوٰی ہی دعوٰی ہے کہ ان کے گناہ بخشے گئے ہیں۔ پھر اگر اللہ تعالےٰ کا انصاف اس بات کا مقتضی تھا کہ یسوع مسیح سب کے لئے قربان ہوں تو یسوع مسیح خود کیوں اس قربانی کیلئے آمادہ نہ ہوئے۔ ان کی عدم آمادگی اور اس صلیبی موت سے بچنے کے لئے دعائیں کرنا اور پوری کوشش کرنا بتلاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا انصاف اس بات کا مقتضی نہ تھا اور یہ کہ اس قربانی کی ضرورت نہ تھی۔ پھر اگر اللہ تعالےٰ نے بخشنا ہی تھا تو بے گناہ اور معصوم یسوع کو صلیب پر قربان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اللہ تعالےٰ ویسے ہی بخش سکتا تھا۔

بالآخر آپنے اسلامی نقطۂ نگاہ پیش کیا کہ گناہ محض کفارہ پر یا کسی چیز پر ایمان لانے سے نہیں بخشے جاتے بلکہ سچی توبہ اس کے لئے شرط ہے۔ اسلام کی رو سے توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ جو لوگ کامل طور پر گناہوں سے توبہ کر کے اللہ تعالےٰ کی رضامندی کی راہوں پر چلنے اور چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو لوگ پہلے کئے ہوئے گناہوں پر نادم اور پشیمان ہوتے اور پھر ان کے نہ کرنے کا عہد کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالےٰ کے احکام پر چلنے کا کامل تہیہ کر لیتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کی چادر کے نیچے آ جاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ ان کے گناہ بخش دیتا ہے۔ نیز آپنے بتلایا کہ اسلام کی رو سے انسان معصوم پیدا ہوا ہے اور اسے اللہ تعالےٰ کی صفات کا حامل بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

اس کے بعد دونوں مقررین کے درمیان بحث جاری رہی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ اور حاضرین پر اسلام کے احکام کی فضیلت اور برتری ظاہر ہوئی۔

دوسری میٹنگ مورخہ ۲۶ مارچ کو زیر صدارت چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن منعقد ہوئی۔ مسٹر عارف نعیم نے تلاوت قرآن مجید فرمائی جس کے بعد ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب نے "بائیبل میں اختلافات" کے موضوع پر ایک نہایت پُر اثر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ بائیبل میں نہ صرف یہ کہ مختلف واقعات بیان کرنے میں تضاد پایا جاتا ہے بلکہ اس کی تعلیم میں بھی تناقض ہے۔ اگر صرف واقعات کے بیان میں اختلاف الفاظ ہوتا ہے تو یہ کوئی زیادہ اہم اختلاف نہ ہوتا۔ مگر اس کی تعلیم میں اختلاف پایا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ بائیبل اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہیں ہے اور اس میں انسانی ... اور تصرفات کا دخل ہے اور اس وجہ سے یہ ناقابل عمل ہے۔

اس کے بعد آپ نے متعدد اختلافات بیان فرمائے جو کہ موجودہ انجیل کے متعدد اختلافات میں سے بطور نمونہ ہیں۔ اس جگہ قارئین کے لئے صرف دو اختلاف بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں۔ مثلاً ۱۔ یوحنا ۵/۷ اور ۲۔ کرنتھیوں ۱۳/۱۴ میں تثلیث کے متعلق تعلیم دی گئی ہے مگر اس کے برعکس اعمال ۱/۳۸ میں مذکور ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یسوع مسیح کو روح القدس سے مسیح کیا۔ اب اگر یسوع مسیح خود خدا تھا اگر اس کا روح القدس سے ممسوح ہونا کیا معنی رکھتا ہے تو پھر یوحنا ۵/۳۰ کی رو سے ثابت ہے یسوع مسیح خود ہی بے بسی کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں۔ اور میری عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔ پھر مرقس ۱۲/۲۹ میں صاف مذکور ہے کہ یسوع مسیح نے سب حکموں سے اول حکم یہ بتلایا کہ:-

"اے اسرائیل سن۔ خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے"

یہ تو تثلیث اور توحید کے عقیدہ میں اختلاف ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ رومیوں ۱۰/۱۳ میں ہے کہ جو کوئی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔ مگر اس کے برعکس ۷/۲۱ میں ہے کہ جو مجھے خداوند خداوند کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اب دونوں حوالوں میں کتنا اختلاف ہے۔ ایک میں تو صرف خداوند کا نام لینا ہی نجات کے لئے کافی ہے۔ مگر دوسرے میں صرف خداوند کا نام لینا کافی نہیں بلکہ نجات کے لئے باپ کی مرضی پر چلنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ تقریر کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔

سوسائٹیوں میں تقاریر

امام صاحب کو Brentford & Chiswick Round Table سوسائٹی کی طرف سے مورخہ ۸ مارچ کو تقریر کیلئے مدعو کیا گیا تھا۔ جس میں آپ نے

(باقی صفحہ ۵ پر)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۳۰ مئی ۱۹۵۰ء

95

یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

(۱)

خدا جانے یہ کس حکیم نے بتایا ہے۔ کہ یورپ میں جو فلسفیانہ نظریات وقتاً فوقتاً رواج پائیں مزعومہ نظریات کو قرآن کریم سے بھی ثابت کیا جائے۔ جب پہلے پہل یہاں انگریز وارد ہوئے تو چونکہ اس وقت مغرب میں نیچریت کا زور تھا۔ بعض مفسرین نے یہ کوشش فرمائی کہ قرآن کریم کی تفسیر اس طرح کی جائے۔ جو مغربی نیچریت کے اصولوں کے مطابق ہو۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اگرچہ اب مغرب کے فلسفہ نے اپنی راہیں تبدیل کر لی ہیں۔ اور اب علم الطبیعیات کے ماہرین نے بھی یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ مادہ نہ صرف حالتیں ہی بدلتا ہے۔ بلکہ بالکل نابود بھی کیا جا سکتا ہے۔ مگر اب تک مسلمانوں میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جو انیسویں صدی کی نیچریت سے متاثر ہیں اور الہام و معجزات اور تاثیر دعا کے منکر ہیں۔

ہم ان لوگوں کا ذکر نہیں کرتے۔ جو سرے سے خدا تعالےٰ کی ہستی کے ہی منکر ہیں۔ مگر ایسے لوگ بھی اب مسلمانوں میں بہت مل جاتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی ہستی کے تو قائل ہیں۔ مگر وہ قرآن کریم کو خدا تعالےٰ کا کلام نہیں بلکہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا خیال کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ان کو مغربی فلسفہ کے سامنے اس اعتقاد کا اقرار کرنے میں شرم آتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بھی اپنے بندوں سے کلام کر سکتا ہے۔ ہمارے بڑے بڑے علما جنہوں نے مغربی تعلیم میں کمال پیدا کیا ہے۔ اور ساتھ ساتھ ان کو قرآن دانی کا بھی دعوےٰ ہے۔ یہی طریق اختیار کیا ہے کہ مغربی نظریہ (Secularism) کے حدود سے باہر قدم نہ رکھیں۔ اور الہام کو محض اندرونی آواز کا ہی ایک کرشمہ خیال کریں جو اگرچہ فائدہ ہے مگر اسکا منبع انسانی نفسیات ہی میں ہے۔ باہر سے کچھ نہیں آتا۔ دوسرے لفظوں میں ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اگر بالفرض کائنات کا کوئی صانع ہے بھی تو وہ بھی اپنے ان قوانین کا پابند ہو کر رہ گیا ہے۔ جو اس نے ازل میں وضع کئے ہیں۔ دراصل ایسے لوگوں اور باری تعالےٰ کی ہستی کے منکروں میں صرف لفظ خدا کا خیالی فرق ہے۔ عملاً دونوں ہی کسی ایسی بیرونی طاقت کو نہیں مانتے۔ جو مادہ کی صفات میں دخل اندازی کر سکتی ہے۔

ظاہر ہے کہ ایسے خدا کو ماننے یا ماننے کا کوئی فائدہ نہیں جو نہ تو اپنے وضع کئے ہوئے قوانین بدل سکتا ہے نہ کلام کر سکتا ہے اور نہ دعا سنتا ہے بلکہ نبی وہ ہوتا ہے جو اپنی فطرت کی گہرائیوں میں ڈوب کر اپنی زندگی کی جڑ سے وصل حاصل کرتا ہے۔ اور پھر ان گہرائیوں سے ایک ایسا گوہر اصول نکال کر لاتا ہے۔ جو زندگی کی نئی راہیں متعین کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ یہ کہا جائے۔ کہ بعض ذہین لوگ کسی خاص علم کی نئی راہیں دریافت کرتے ہیں۔ نبی اور ایسے لوگوں میں مابہ الامتیاز علمی نوعیت کا ہے۔ تو بہ طریق کار میں دونوں کی حالت یکساں ہے۔ اس اصول کے مطابق ایک نیوٹن اور ایک موسیٰ علیہ السلام کے طریق حصول علم میں کوئی فرق نہیں فرق ہے تو صرف علم کی نوعیت کا ہی ہے۔ یعنی نیوٹن تو ریاضی کا ماہر اعظم ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اخلاقیات وغیرہ کے۔

یہ سرحد ہے جہاں سے آخر کار انسان انکار باری تعالےٰ کی آغوش میں آسانی سے منتقل ہو جاتا ہے۔ موجودہ یورپ میں میٹریلزم یا مادہ پرستی عیسائیت کے غیر معقول اعتقادات کی ضد میں پیدا ہوئی تھی۔ اس مادہ پرستی کی ایک شکل سیکولرزم (Secularism) ہے۔ ۱۸۴۶ء میں ایک شخص جس کا نام جی۔ جے ہولی اوک ہے۔ اس طریقے کا موجد ہے۔ اس کا اصول یہ ہے۔ کہ میٹریلزم کے حدود کے اندر ہی رہ کر انسانی ترقی کی جائے۔

جو لوگ یورپ کے فلسفہ سے متاثر ہیں۔ انہوں نے یہ خیال کر لیا ہے۔ کہ چونکہ اسلام عقل کو اپیل کرتا ہے۔ اس لئے اسلام اور Secularism ایک ہی چیز ہیں۔ اسلام بے شک عقل کو اپیل کرتا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان نے جو کچھ وقتاً فوقتاً عقلی نظریات تراشے ہیں ضروری ہے کہ ہم اسلام کو ان نظریات کے مطابق ثابت کریں۔ عقل کو اپیل کرنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ اگر ہم صحیح طور پر سوچیں۔ تو ہم دیکھیں گے۔ کہ جو زندگی کے اصول اسلام پیش کرتا ہے۔ وہ بڑے پر حکمت ہیں۔ اور انسانی فطرت کے مطابق ہیں۔ اور ان اصولوں پر چلکر انسان زندگی کی ارتقائی منازل آسانی سے طے کر سکتا ہے۔ اور آخر اس منزل مقصود کو حاصل کر سکتا ہے۔ جو صانع فطرت نے اس کے لئے مقرر کی ہے۔

(۲)

گزشتہ صدی سے مغرب میں جو بھی تحریکیں اٹھی ہیں۔ وہ مذہبی تحریکوں کو چھوڑ کر تمام کی تمام میٹریلزم یا دوسرے لفظوں میں سیکولرزم کے بنیاد پر اٹھی ہیں۔ اول تو ان تحریکوں میں اللہ تعالےٰ کا صریح انکار کیا گیا ہے۔ ورنہ کم سے کم اسکو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے جن تحریکوں میں اللہ تعالےٰ کا خاص طور سے انکار کیا گیا ہے۔ ان میں سے اشتراکیت کا پہلا نمبر ہے۔ مارکس اور اس کا شریک کار اینگلز دونوں ہی پرلے درجہ کے دہریہ تھے۔ ان کے نظریہ اشتراکیت کی بنیاد سراسر دہریت اور مادہ پرستی پر رکھی گئی ہے۔

ظاہر ہے کہ جو تحریک خالص دہریت اور مادہ پرستی کی بناء پر چلائی گئی ہو۔ اس کا مزاج اسلام سے نہ صرف مختلف بلکہ عین متضاد ہوگا۔ ہمارا بنیادی عقیدہ یہی ہے کہ قرآن کریم خدا کا کلام ہے اور اس کے اصول اٹل ہیں۔ اور چونکہ وہ عقل کل اور فاطر کائنات کے وضع کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ فطرت کے مطابق کامل حکمت پر مبنی ہیں۔ اور چونکہ وہ انسانوں کے لئے بنائے گئے ہیں اس لئے ان کا فطرت کے مطابق اور پُر حکمت ہونا انسانی عقل سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ کہ انسان نے وقتاً فوقتاً جو عقلی نظریات گھڑے ہیں۔ ان کو بالضرور قرآن کریم سے نکالا جا سکتا ہے۔

یہی مغالطہ ہے جس میں وہ لوگ پڑے ہوئے ہیں۔ جو قرآن کریم کی معصوم آیات میں سے مارکس۔ اینگلز۔ لینن اور سٹالین کی اشتراکیت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن چونکہ اسلام کا مزاج ہی جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا۔ الحادی نظریات کے مزاج سے متضاد ہے۔ اس لئے یہ لوگ "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کی مثال کے مطابق قرآن کریم کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر ان میں وہ معنے بھرنا چاہتے ہیں۔ جو ان میں سما نہیں سکتے۔ اور جب ان کی کوشش ناکام کی طرف انہیں توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو سٹ پٹا کر بھانت بھانت کی بولیاں بولنے لگتے ہیں۔

(۳)

ایک صاحب نے جن کے متعلق ہم نے پہلے بھی الفضل میں عرض کیا ہے کہ

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش ٭ من انداز قدت را مے شناسم

اب دو مختلف ناموں سے پھر آفاق کی اشاعت ۲۸ مئی ۱۹۵۰ء میں قارئین آفاق کو منافقانہ مغالطہ دہی کے لئے انشا پردازی فرمائی ہے۔ پہلا مضمون "ملکیت کا قرآنی تصور" کے زیر عنوان "ایک احمدی" کے پردہ میں تحریر فرمایا ہے۔ اور دوسرا مضمون "قول فیصل" اور "اسلام اور ملکیت زمین کا مسئلہ" کے دوہرے عنوان کے تحت ایک اور نام سے شائع کیا ہے۔

پہلے مضمون میں آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ کی ایک آیہ کریمہ کی دو تفسیروں کے متعلق خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ حالانکہ دونوں تفسیریں متضاد نہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کی ممد و معاون ہیں۔ پہلی تفسیر میں یہ پہلو واضح کیا گیا ہے۔ کہ انسانوں کی ملکیت دوسروں کے مفاد سے مقید ہوتی ہے۔ اور دوسری تفسیر میں یہ واضح کیا گیا ہے۔ کہ حقیقی ملکیت اللہ تعالےٰ کی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں متضاد نہیں ہیں ان تفسیروں کے متعلق یہ "ایک احمدی" صاحب لکھتے ہیں۔

"اب اس دور میں ملکیت کا سوال بڑے زور سے ابھرا ہوا ہے۔ اور "راد" کی عملی تفسیر کا وقت ہے۔ اس لئے حکومت مجاز ہے کہ عوام الناس کو اس کا حق امرا کی کمائی ہوئی دولت سے دلوائے اب حضرت صاحب نے اپنی تازہ تصنیف "اسلام اور ملکیت زمین" میں اس آیت کی تفسیر کی ہے۔ اس میں مندرجہ بالا تصور کا کہیں ذکر نہیں"

عرض ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو تفسیر "تفسیر کبیر" میں فرمائی ہے۔ اس میں بھی آپ کے مندرجہ بالا تصور کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ یہ یعنی تصور آپ کا اپنا ذاتی تصور ہے۔ حکومت خواہ کتنی بھی اسلامی کہلائے۔ اس کو قرآن و حدیث کے رو سے جتنے اختیارات حاصل ہیں۔ اس سے کسی کھینچ تان سے زیادہ اختیارات اس کو نہیں مل سکتے۔ راد کی عملی تفسیر وہی ہے۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمائی ہے۔ یعنی

"اس پر زکوٰۃ۔ ورثہ۔ سونے چاندی کے جمع کی ممانعت۔ سود کی ممانعت وغیرہ مسائل سے بہت روشنی پڑتی ہے"

اگر یہ "ایک احمدی" صاحب "اس دور میں ملکیت کا سوال" جو "بڑے زور سے ابھرا ہوا ہے"۔ اسلامی اصولوں کے مطابق حل کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ وہی اصول ہیں جن کا ذکر حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے۔ تمام زمین کو قومی ملکیت بنا دینا یا بڑی بڑی زمینداریوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ——— تقسیم کر دینا قطعاً اسلامی حکومت کے اختیار میں نہیں ہے۔ ہاں یہ اشتراکی اصول ضرور ہیں۔ جو سراسر خلاف عقل اور خلاف فطرت ہیں۔ ایسے خلاف عقل اور خلاف فطرت

المصلح الموعود کے متعلق صحف سابقہ کی پیشگوئیاں

(۱)

(از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب، لائل پور)

یہ امر سنت اللہ میں داخل ہے۔ کہ جتنا عظیم الشان کوئی انسان ہوتا ہے۔ اتنی ہی دور سے اس کے لئے داغ بیل لگائی جاتی ہے۔ چنانچہ مصلح موعود کے متعلق اللہ تعالیٰ سے علم پاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ خدا کا کلمہ ہوگا۔ جو ابتداء سے مقرر تھا۔ اس زمانہ میں پورا ہو جائے گا۔"

(تذکرہ ص ۵۶۵)

یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ صحف سابقہ کی پیشگوئیوں میں جہاں مسیح موعود کا ذکر ہے۔ وہاں آپ کی بابرکت نسل اور خصوصاً ایک بیٹے یا ایک دوسرے مسیح کا ذکر موجود ہے۔ جسے آپ کی روحانی بادشاہت کا وارث بتایا گیا ہے۔ چند پیشگوئیاں درج ذیل ہیں

طالمود کی پیشگوئی

طالمود جو یہود کی کتاب حدیث ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کا جانشین اس کا لڑکا ہوگا اور ایک پوتا بھی۔ یہ پیشگوئی درج ذیل ہے

It is also said that (The Messiah) shall die, and his kingdom descend to his son and grandson.

(ملاحظہ ہو خلاصہ طالمود مرتبہ جوزف برکلے باب پنجم ص ۳۷ مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء)

یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ مسیح آئیں گے ان کی وفات کے بعد ان کا لڑکا ان کی (آسمانی) بادشاہت کا وارث ہوگا۔ اور اسی طرح ایک پوتا بھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جہاں ایک بیٹے کی بشارت دی گئی۔ کہ وہ آپ کا جانشین ہوگا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۱۲) وہاں خصوصیت کے ساتھ ایک پوتے کی بھی بشارت دی گئی۔ ترتیب پیشگوئی سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ یہ پوتا مصلح موعود کی صلب سے ہوگا۔ (تذکرہ ص ۵۹۵)

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک بیٹے کے متعلق فرماتے ہیں:۔ "مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ وہ مسیحی نفس ہوگا اور حضرت مسیح سے اسے نہایت گہری مشابہت ہوگی۔" (خطبات نکاح ص ۲۴۵)

حضرت زرتشت علیہ السلام کی پیشگوئی

زرتشتیوں کی کتاب دساتیر کے نامۂ ساسان اول میں ایک پیشگوئی درج ہے۔ یہ پیشگوئی حضرت ساسان اول کو جو دین زرتشت کے ایک مجدد تھے۔ حضرت زرتشت سے پہنچی۔ اس پیشگوئی میں پہلے نبی عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت مقدسہ کا ذکر ہے۔ اس کے بعد خانہ کعبہ کی بتوں سے تطہیر تحویل کعبہ اور اسلامی فتوحات کا ذکر آپ کو ملیگا۔ پیشگوئی کے آخر میں مسلمانوں کے زوال۔ فارسی الاصل موعود کی آمد اور اس کی نسل میں اجرائے خلافت کا ذکر ہے۔ پیشگوئی کا آخری حصہ درج ذیل ہے:۔

چوں ہزار سال تازی آئین را گذرد چناں شود
آں آئین از جدائی ہا کہ اگر بآئین گر نمایند نداندش
پس افتند درہم و کنند خاک پرستی و روز بروز جدائی
و دشمنی درآنہا افزوں شود۔ پس باید شمانوئی
ازیں و اگر ماند یکدم ازمہین چرخ انگیزم
از کسانِ تو کسے و آئین و آب تو بہ تو رسانم و
پیغمبری و پیشوائی از فرزندانِ تو برنگیرم۔

(ملاحظہ ہو سفرنگ دساتیر مطبوعہ ۱۲۸۰ھ ص ۱۸۹، ۱۹۰)

ترجمہ:۔ "جب شریعت عربی پر ہزار سال گذر جائیں گے۔ تفرقوں سے دین ایسا ہو جائے گا۔ کہ اگر اسے خود شارع کے سامنے بھی پیش کیا جائے۔ تو وہ بھی اسے نہیں پہچان سکیں گے۔

ان کے اندر انشقاق و اختلاف پیدا ہو جائیگا اور روز بروز اختلاف اور باہمی خانہ جنگی میں بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور وہ خاک پرستی شروع کر دیں گے۔

جب یہ صورت ہو جائیگی۔ تو اے زرتشت تم کو خوشخبری ہو۔ کہ اگر زمانے میں سے ایک روز بھی باقی ہوگا۔ تو کسی کو تیرے فرزندوں میں سے کھڑا کروں گا۔ جو تیری گم شدہ عزت و آبرو کو واپس لائے گا۔ اور شریعت کو جاری کرے گا۔ پیغمبری و خلافت تیرے فرزندوں سے اٹھائی نہ جائیگی۔"

حضرت زرتشت کی اس پیشگوئی سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کی حفاظت کے لئے نسل فارس کا ایک شہسوار اٹھے گا۔ جو کہ دین کو ازسرنو زندہ کرے گا۔ اور شریعت کو قائم کریگا۔ اس پیلوان رب جلیل کے بعد ابنائے فارس میں خلافت اور نبوت کا اجراء ہوگا۔ اور یہ انعام ان سے کبھی چھینا نہ جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ ..... سو خدا تعالیٰ نے چاہا۔ کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں:۔..... اور دوسری قسم رحمت کی ..... تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء۔"

(سبز اشتہار ص ۱۹، ۲۰ حاشیہ)

حضرت زرتشت علیہ السلام کی پیشگوئی کہ فارسی الاصل موعود کے بعد ابنائے فارس سے خلافت اور نبوت کبھی اٹھائی نہ جائے گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ پیشگوئی کا موازنہ کریں۔ الہام الٰہی کے ایک ہی سرچشمہ سے نکلنے والی دو پیشگوئیوں میں کتنی مشابہت اور ہم آہنگی موجود ہے۔

مصلح موعود کی پیشگوئی بائیبل میں

یہ عجیب بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کے متعلق جو پیشگوئی شائع کی ہے۔ اس کے بعض حصے ہمیں بائیبل میں ملتے ہیں۔ خصوصاً حضرت یسعیاہ نبی اور زکریا علیہ السلام کے صحیفوں میں اس پیشگوئی کا ذکر موجود ہے۔ شروع مضمون میں یہ ذکر آچکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ مصلح موعود وہ خدا کا کلمہ ہے جس کا ظہور ابتداء سے مقرر ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ ایسے ذی شان وجود کی پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے۔ اس کا ذکر پہلے صحیفوں میں نہ ہو۔ چند پیشگوئیاں درج ذیل ہیں۔

حضرت یسعیاہ نبی کی پیشگوئی

(۱) "یسی کے تنے سے ایک کونپل نکلے گا۔ اور اسکی جڑوں سے ایک پھلدار شاخ پیدا ہوگی۔ اور خداوند کی روح اس پر ٹھہریگی۔ حکمت اور خرد کی روح۔ مصلحت اور قدرت کی روح۔ علم و معرفت اور خداوند کے خوف کی روح۔ وہ خداوند کے خوف کی بابت تیز فہم ہوگا۔ وہ اپنی آنکھوں کے دیکھنے کے مطابق حکم نہ کرے گا۔ اور نہ اپنے کانوں کے سننے کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ بلکہ وہ راستی سے مسکینوں کا انصاف کرے گا۔ اور زمین کے خاکساروں کے لئے انصاف سے انفصال کرے گا۔ وہ اپنے کلام کے عصاء سے زمین کو مارے گا۔ اور اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو فنا کرے گا۔ اس کی کمر کا پٹکا راستبازی ہوگی۔ اور اسی کے پہلو وفاداری کے پٹکے سے کسے ہوئے ہوں گے۔ اس وقت بھیڑیا برے کے ساتھ رہے گا۔ اور چیتا حلوان کے ساتھ بیٹھے گا۔ اور بچھیا اور شیر بچہ اور پالا ہوا بیل مل کر رہیں گے۔ اور ننھا بچہ ان کی پیشروی کرے گا۔..... دودھ پیتا بچہ سانپ کے ساتھ کھیلے گا۔..... جس طرح سمندر پانیوں سے لبریز ہے۔ اسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی۔ اسی روز یسی کی جڑ کی قومیں طالب ہوں گی۔ جو ان کے لئے جھنڈے کی طرح کھڑی ہوگی۔ اسی کی آرامگاہ جلال والی ہوگی۔..... اس روز ایسا ہوگا۔ کہ خداوند بنی اسرائیل کو ..... اشور۔ مصر۔ فتروش۔ کوش۔ عیلام سنعار۔ حمات اور سمندری اطراف سے پھر لائے گا۔..... اسرائیلیوں کو جو خارج کئے گئے ہیں۔ جمع کرے گا۔ اور سارے بنی یہودا کو زمین کے چاروں کونوں سے فراہم کرے گا۔ ..... چنانچہ وہ مغرب سے اہل فلسطین کے کندھوں پر جھپٹیں گے اور مل کر مشرقی علاقہ کے لوگوں کو لوٹ لیں گے۔ وہ ادوم اور موآب پر ہاتھ ڈالیں گے۔ اور بنی عمان ان کے تابعدار ہوں گے۔" (یسعیاہ ۱۱ باب)

(۲) اس شاخ ثمردار کی پیشگوئی یسعیاہ نبی ایک دوسری جگہ بھی کرتے ہیں۔ ایک عظیم الشان جنگ ہوگی۔ جس میں مرد مارے جائیں گے۔ اس ذکر کے بعد فرمایا۔

"اس روز سات عورتیں ایک آدمی کو پکڑ کر کہیں گی۔ کہ ہم خود اپنی روٹی کما کر کھائیں گی۔ اور اپنے کپڑے پہنیں گی۔ ہم صرف تیرے نام کی کہلائیں گی۔ تو ہماری شرم کی لاج رکھ لے۔ اس روز "شاخ خداوند" صاحب شوکت جلال اور زینت دار ہوگی۔" یسعیاہ ۴ (۱، ۲)

ضروری تشریح

یسعیاہ نبی کی اس پیشگوئی کے لئے علماء کلیسیا متفق ہیں۔ کہ یہ مسیح موعود کے متعلق ہے۔ حدیث میں بھی اس پیشگوئی سے ملتے جلتے نشانات مسیح موعود کے متعلق بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ یہ امر کہ وہ اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو فنا کرے گا۔ یہ نشان حدیث میں مسیح موعود کا بیان ہوا ہے۔ اسی طرح درندوں اور بے ضرر جانوروں کا مل جل کر رہنا بچوں کا سانپوں سے کھیلنا یہ نشان بھی مسیح موعود کے لئے حدیث میں آیا ہے۔

(کنز العمال جلد ۷ ص ۲۰۳)

مصلح موعود چونکہ مسیح موعود سے کوئی الگ وجود نہیں۔ بلکہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ وہ خود مثیل مسیح ہے۔ اور اس کا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ اسی لئے صحف سابقہ کی پیشگوئیاں جن میں مسیح موعود کی آمد کا ذکر ہے۔ وہ یا تو مسیح موعود اور مصلح موعود دونوں پر صادق آتی ہیں۔ یا ان میں سے بعض پیشگوئیاں مسیح موعود سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور بعض مصلح موعود

کے وجود سے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں کہ مسیح کے بارہ میں پیشگوئیاں جہاں میرے وجود میں پوری اتر رہی ہیں وہاں اس مسیح کے ذریعہ بھی پوری ہونگی۔ جو میری ذریت سے ظاہر ہوگا (ازالہ اوہام ص۱۵۶، ص۱۵۷ تا ص۱۸۸) اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر صحف سابقہ کی پیشگوئیوں کو دیکھا جائے۔ تو ان کی تفہیم و تعبیر میں کوئی مشکل باقی نہیں رہتی۔

یسّی سے کیا مراد ہے؟

یسعیاہ نبی کی مذکورہ پیشگوئی میں یہ ذکر ہے کہ یسّی کے تنے سے ایک کونپل نکلے گی۔ یسّی سے کیا مراد ہے؟ انسائیکلو پیڈیا ببلیکا میں لکھا ہے کہ یسّی یشماعیل یعنی اسمٰعیل کا مخفف ہے (ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا ببلیکا زیر عنوان Jesse جلد 52) اب مطلب بالکل واضح ہے کہ اسماعیلی تنے سے یعنی محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے شجر سے ایک شاخ پھوٹے گی۔ گویا وہ شاخ اسرائیلی شجر سے تعلق نہ رکھتی ہوگی۔ بلکہ اسمٰعیلی سلسلہ اور امت سے تعلق رکھتی ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ پیشگوئی کے آخر میں لکھا ہے۔

"اسی روز زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی۔ اور یسّی کی جڑ کی قومیں طالب ہونگی۔ جو ان کے لئے جھنڈے کی طرح کھڑی ہوگی"

اس میں عروج اسلام کا ذکر ہے۔ اور واشرقت الارض بنور ربھا کا نشان یہاں بیان کیا گیا ہے۔ یسّی کی جڑ سے مراد بنی اسمٰعیل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ کے جھنڈے کے نیچے دنیا کی تمام قوموں کا جمع ہونا مقدر ہے دنیا اس پیشگوئی کو پورا ہوتا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔ بنی اسمٰعیل کے شجر بہار آفرین سے ثمرو اور شاخوں کے نکلنے کی پیشگوئی قرآن مجید بھی اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء ... الخ میں موجود ہے۔

جس طرح یسعیاہ نبی یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ موعود اسمٰعیلی جڑ سے تعلق رکھنے والا ہوگا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں مصلح موعود کو دو جگہ اسماعیل قرار دیا گیا ہے۔ یعنی نخل اسمٰعیلی۔ علمائے بائیبل کہتے ہیں کہ یسّی حضرت داؤد علیہ السلام کے والد کا نام ہے۔ اس لئے موعود کا تعلق نسل داؤد سے ہے۔ حالانکہ حضرت داؤد کے والد یسی بالکل غیر معروف ہیں۔ یسی کی جگہ کیوں نہ حضرت داؤد کا نام لیا گیا۔ پھر داؤد کی نسل سے شاخ پھوٹنے کا ذکر ایک الگ پیشگوئی میں موجود ہے۔

ان دنوں میں داؤد کے لئے صداقت کی شاخ اگاؤنگا۔ (یرمیاہ ۳۳/۱۵)

یسعیاہ نبی کی مراد اگر داؤد کی نسل سے تھی تو انہیں چاہیئے تھا کہ وہ صاف کہتے کہ وہ موعود شاخ داؤدی شجر سے تعلق رکھے گی صحف سابقہ کے محاورہ کے خلاف داؤد کی جگہ آپ کے والد کا نام لینے کی کیا ضرورت تھی۔ جبکہ آپ کے والد کوئی مشہور و معروف شخصیت نہ تھے۔ اصل حقیقت ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ جس طرح یرمیاہ نبی داؤد کی نسل سے ایک شاخ پھوٹنے کا ذکر کر رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت یسعیاہ نبی اسمٰعیلی جڑ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے "شاخ خداوند" کی آمد کا ذکر کرتے ہیں۔ یہاں واضح رہے۔ کہ حضرت یسعیاہ نبی بتاتے ہیں کہ شاخ خداوند اسماعیلی تنے سے پھوٹے گی۔ اس لئے اس شاخ کی جن صفات کا ذکر ہے۔ وہ دراصل اس جڑ کی صفات ہیں۔ جن سے یہ شاخ ظاہر ہوگی۔ پس اس پیشگوئی میں بیان کردہ صفات کے مصداق اولین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں مصلح موعود چونکہ آپ کے ظل ہیں۔ اس لئے آپ کی صفات دراصل اپنے نبی متبوع کی صفات ہیں۔

ارض فلسطین میں یہود کا اجتماع

ایک واضح نشان جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یسعیاہ نبی کی پیشگوئی مصلح موعود کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ ہے کہ اس پیشگوئی میں ذکر ہے۔ کہ اس زمانہ میں یہود ساری دنیا سے سمٹ سمٹا کر ارض فلسطین میں جمع ہونگے۔ بلکہ یہاں تک ذکر ہے۔ کہ وہ ارض فلسطین پر حملہ کرکے بہت سے علاقے حاصل کرلیں گے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اس روز خداوند اپنا ہاتھ پھر بڑھائیگا۔ ... اور بنی اسرائیل کو اسور (یعنی سیریا) مصر اور فتروس۔ کوش (ایتھوپیا) عیلام (ایران) شنعار (میسوپوٹیمیا) حمات اور سمندری اطراف (یعنی بلاد یورپ) سے گھیر لائے گا۔ وہ اسرائیلیوں کو جو خارج کئے گئے ہیں جمع کرے گا۔ اور سارے یہود کو زمین کے چاروں کونوں سے فراہم کریگا"

آگے لکھا ہے کہ ان کے اندر کسی قسم کا بے اتفاقی نہ پایا جائے گا۔ وہ متحد ہو کر مغرب کی طرف سے اہل فلسطین کے کاندھوں پر جھپٹیں گے۔ اور وہ مل کر مشرقی علاقہ کے لوگوں کو لوٹیں گے۔ وہ "ادوم اور موآب پر اپنے ہاتھ ڈالیں گے اور عمانی ان کی تابعداری کریں گے۔"

اس پیشگوئی سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہیں

اول۔ اس موعود کے وقت بنی اسرائیل ہر طرح متحد ہو جائیں گے

دوم۔ وہ ایک سکیم کے ماتحت ہر چہار اطراف عالم سے فلسطین میں جمع ہونا شروع ہو جائینگے۔

سوم۔ ان کا داخلہ فلسطین میں زیادہ تر مغرب کی طرف سے ہوگا۔ یعنی سمندر کے ذریعہ (کیونکہ فلسطین کے مغرب میں سمندر ہے)

چہارم۔ بالآخر وہ مغرب کی طرف سے فلسطین پر عام حملہ کردیں گے اور مشرقی علاقہ کو لوٹ لیں گے

پنجم۔ وہ ادوم اور موآب کی سرزمین پر اپنا ہاتھ ڈالیں گے۔ اور عمانی ان کی تابعداری اختیار کرلیں گے۔

96

یہ پیشگوئی کس قدر روشن اور واضح ہے واقعات آپ کے سامنے ہیں۔ پہلے تو لاکھوں کی تعداد یہود فلسطین میں جمع ہونا شروع ہوئے فلسطین کے مغرب کی طرف سمندر ہے۔ وہ ساحلی علاقوں اور بندرگاہوں سے آئے سارے فلسطین میں پھیل گئے اور عربوں سے زمینیں خرید کر تجارت اور طبعی خزانوں پر قبضہ کرکے اقتصادیات پر ہر قسم کا غلبہ حاصل کرکے عربوں کو انہوں نے خوب لوٹا۔ پھر ان کا مغربی فلسطین کو بیس بنا کر باقی فلسطین پر حملہ آپ کے سامنے کے واقعات ہیں۔ فلسطین کی بڑی بڑی بندرگاہوں پر وہ قابض ہیں۔ تل ابیب اسرائیلی ریاست کا دارالخلافہ مغربی فلسطین کے ساحل پر آباد ہے۔ مغربی فلسطین کا علاقہ اسرائیلی طاقت کا گویا مرکز ہے۔

پھر لکھا ہے کہ ادوم اور موآب پر وہ ہاتھ ڈالیں گے۔ اور عمانی ان کی تابعداری اختیار کرلیں گے۔

ادوم وہ علاقہ تھا جو خلیج عقبہ اور بحیرہ مردار کے درمیان واقع ہے۔ (ارض القرآن حصہ دوم صفحہ ۲۸)

یہ علاقہ کم و بیش اسرائیلی جنگ کی زد میں آ چکا ہے۔

موآب اور عمان وہ علاقہ ہے۔ جسے اب شرق اردن کہتے ہیں یعنی بحیرہ مردار کے ساتھ ساتھ مشرقی جانب موآب اور بحیرہ مردار کے اوپر دریائے یردان کے مشرق میں عمان۔ اس علاقہ پر اسرائیلی حکومت نے اپنا ہاتھ یوں ڈالا ہے۔ کہ یہاں کے حاکم شاہ عبداللہ سے خفیہ ساز باز کرکے عرب افواج کو شکست فاش دے دی شاہ عبداللہ نے یہود کا راستہ چھوڑ کر اپنی فوجیں اس علاقہ میں پھیلا دیں۔ جسے وہ شرق اردن سے ملحق کرنا چاہتے تھے۔ یہ سب کچھ طے شدہ سازش کے ذریعہ ہوا۔ جس کے باعث آج فلسطین کا نام نقشہ عالم سے محو ہو گیا۔ چنانچہ سب سے عجیب بات اس پیشگوئی میں یہی ہے کہ عمانی یہود کی تابعداری اختیار کرلینگے عمانی شرق اردن کے قدیم باشندوں کا نام ہے۔ شرق اردن کا مشہور شہر ضلع اور دارالخلافہ عمان ہے۔ جو کہ عمانیوں ہی کے نام پر ہے۔ عمان سن عیسوی کے ابتدائی سالوں میں یونانی اور رومن تہذیب کا گہوارہ رہ چکا ہے ۶۳۷ء میں اسلامی ممالک کی فہرست میں شامل ہوا آج عمانی حکومت کی یہود نوازی اور عرب لیگ سے غداری نے اس پیشگوئی کا لفظ لفظ پورا کر دیا

یہاں ضمناً یہ ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ارض فلسطین میں یہود کے اجتماع کی پیشگوئی صحف انبیاء میں جگہ جگہ ملتی ہے۔ زکریا ۱۴ باب کی آخری آیات میں یہاں تک لکھا ہے۔ کہ فلسطین میں یہود اتنی تعداد میں آ جائیں گے۔ کہ ان کے لئے رہنے کی گنجائش نہ رہے گی۔ پھر وہ اپنی سلطنت کو وسیع و عریض کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اپنے ہمسایہ ممالک کی تسخیر کے لئے اٹھ کھڑے ہونگے اسلام اور عالم اسلام کے لئے یہ حوادث عارضی ہیں۔ ان باتوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ حضرت یسعیاہ نبی کی مذکورہ پیشگوئی ہی بتاتی ہے۔ کہ آخر دنیا کی قومیں اسمٰعیلی موعود محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائینگی

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

(تبلیغی رپورٹ بقیہ صفحہ ۲)

کشمیر کے مسئلہ پر تقریر فرمائی۔ اس کے علاوہ ۲۳ مارچ کو آپ نے ایک ... اور مشہور سوسائٹی ... میں "پیغام اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ چرچ کے منسٹر صاحب نے صدارت کی۔ دوران تقریر میں آپ نے حاضرین کو بتلایا کہ اسلام صلح اور آشتی کا پیغام دیتا ہے۔ اور اسلام ایک طرف اللہ تعالےٰ سے تعلق کو استوار کرتا ہے۔ اور دوسری طرف بنی نوع انسان سے ہمدردی اور پر امن رہنے کی تلقین فرماتا ہے اور بتایا کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے کہ جس کی تعلیم پر عمل کرکے آج بھی انسان اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کر سکتا ہے۔

تقریر کے بعد آپ نے حاضرین کے سوالات کے جواب دیئے۔ مجلس عاملہ مقامی کا اجلاس مورخہ ۱۹ مارچ منعقد ہوا۔ جس میں گذشتہ ماہ کی کارروائی پر ریویو کیا گیا اور آئندہ ماہ کے لئے پروگرام طے کیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ کی ماہانہ میٹنگ ۱۹ مارچ کو زیر صدارت مسز باجوہ منعقد ہوئی۔ جس میں جنت ... نے "اسلام کی تعلیم" کے موضوع پر نہایت دلچسپ تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد سیکرٹری تعلیم مسز رمضان نے انگریزی تفسیر القرآن سے پڑھ کر درس دیا۔ اس کے علاوہ مسز عارف نعیم نے انفرادی طور پر قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا مرزا لطف المنان بارہ مئی سے شدید بیمار ہے۔ گردن اور پٹھے اکڑ گئے ہیں سانس رک رہا ہے۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے تمام احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

مرزا فضل الرحمٰن ...

اسلام میں تعمیرِ مساجد کی اہمیت

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ شام حال مقیم ربوہ)

مذہب اسلام کو ہی یہ نمایاں خصوصیت حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے فضائل و محاسن کی وجہ سے عالمگیر اور جامع و نافع مذہب ہے۔ اسلام کا مقصد وحید مخلوق کو "معرفتِ الٰہی" کی طرف رہنمائی کرنا ہے۔ چونکہ معرفتِ الٰہی ہی حیات انسانی کے مقاصد میں بمنزلہ سرچشمہ کے ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ "ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" یعنی میں نے عوام و خواص کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ میرے مقام و مرتبہ کو معلوم کریں اب سوال یہ ہے کہ وہ کون سے وسائل ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ سے حصولِ معرفتِ الٰہی ہوتا ہے۔ چنانچہ احادیث نبویہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نماز کو معرفتِ الٰہی کے حصول کے لئے اول نمبر پر شمار کیا گیا ہے در اصل نماز تمام ان فضائل و مناقب کو لئے ہوئے ہے۔ جن سے اسلام کی غرض و غایت کو عملی صورت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ عملی نمونہ ہمیں اسلامی مساجد میں دکھائی دیتا ہے۔

مسجد کیا ہے؟ اسلامی مؤذن پانچ مرتبہ دن میں اعلان کرتا ہے۔ اے مومنو! اس دنیا کا خالق و مالک ایک خدا ہے۔ جو عبادت کے لائق ہے۔ اور وہی ہمارا معبود ہے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ اگر تم خدا اور اس کے رسول سے رابطہ خوشنودی پیدا کرنا چاہتے ہو۔ اور حقیقی فلاح حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو آؤ مسجد میں اور ذکرِ الٰہی کرو اور اپنے خالق کی تحمید و تمجید کر لو۔ اذان کے چند منٹوں کے بعد اہل محلہ اپنے گھروں سے جوق در جوق محلہ کی مسجد میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور ایک ہی صف میں فقیر و امیر آسودہ حال اور تنگدست۔ افسر اور ماتحت کالا اور گورا اور مختلف ذات و پات کے افراد خدا تعالیٰ کے حضور مناجات کرنے کے لئے سربسجود ہو جاتے ہیں۔ وہاں سیکنڈ کلاس اور فرسٹ کلاس اور انٹر کے کمپارٹمنٹ نہیں ہیں۔ مسجد کا صحن اور بلڈنگ تمام امتیازات کو دور کر دیتا ہے۔ اور وہاں "محمود اور ایاز" ایک ہی صف میں اور ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں اسلام کسی کو خاندان یا تعلیم کی بناء پر بڑا قرار نہیں دیتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ "ان اکرمکم عند اللہ اتقکم" کہ اے لوگو! تم میں سب سے زیادہ معزز انسان وہ ہے۔ جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔ اسلامی مساجد اسلام کی اس تفضیلت کی بہترین فلم ناطقہ ہے۔ کیا دنیا میں کوئی ایسی مسجد پیش کی جا سکتی ہے۔ جس میں کہ ثروت یا خاندانی طور پر شرف کی بناء پر نمازیوں میں امتیاز کیا جاتا ہو۔ اس کی وجہ ہی یہی ہے۔ کہ جہاں تک انسانیت کا تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ دنیا میں مساوات۔ عدل اور انصاف ایک انتظام کے ماتحت قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور اس غرض کے لئے اسلام نے مساجد کا قیام کیا ہے۔

واشنگٹن اور ہالینڈ میں مساجد

عصر حاضرہ میں جماعت احمدیہ تبلیغ اسلام کے فریضہ کو ادا کر رہی ہے۔ اور اس غرض کے لئے دنیا کے ہر حصہ میں مساجد کی تعمیر کی جا رہی ہے۔ تاکہ اسلام کی عملی تبلیغ موثر اور کامیاب رنگ میں کی جا سکے اس وقت واشنگٹن اور ہالینڈ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے ماتحت مساجد تعمیر کرنے کا ارادہ ہے۔ مذکورہ بالا مقامات۔ بین الاقوامی شہرت کو لئے ہوئے ہیں۔ اور دنیا کے لئے اس لحاظ سے جاذب انظار ہیں۔ اور مذہبی لحاظ سے تثلیث کے مرکز ہیں۔ اگر اس جگہ مساجد کی تعمیر ہو جائے۔ تو ہم نہ صرف امریکہ اور ہالینڈ میں بلکہ دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی تبلیغ اسلام کو کامیاب اور وسیع کر سکتے ہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے افراد کیا ذکور اور کیا اناث اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر اپنے اموال پیش کر کے خدا اور اس کے رسول کی رضامندی کو حاصل کریں۔ اور ایسے لوگوں کے نام تاریخ اسلام میں اور احمدیت میں آبِ زر سے لکھے جائیں گے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتا ہے خدا تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے اس لئے یہ ایک نہایت ہی مبارک تحریک ہے۔ اور اس میں سب کو حصہ لینا چاہیئے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر کو مخاطب کیا کریں۔ (ایڈیٹر)

اسوۂ حسنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری اور باطنی صفائی

(از مکرم محمد اسحٰق صاحب خلیل واقف زندگی ربوہ)

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے النظافۃ من الایمان فرما کر صفائی کو مومنوں کے ایمان کا ایک جزو قرار دے دیا ہے۔ پس یہ عیاں ہے۔ کہ جو مومن خود صاف نہیں رہتا۔ اور دوسروں کو صفائی کی تلقین نہیں کرتا۔ وہ ایک مکمل مومن نہیں کہلا سکتا۔ اگر ایک مومن کے لئے کسی انسان کا نمونہ قابل تقلید ہے۔ تو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے۔ ہاں وہی سید الانبیاء جن کے متعلق کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں صاف طور پر فرماتا ہے۔ "انک لعلیٰ خلق عظیم" سیدنا المصلح الموعود دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی میں فرماتے ہیں۔

"رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ نہ آپ کبھی بد کلامی کرتے تھے۔ اور نہ فضول قسمیں کھایا کرتے تھے (بخاری کتاب الادب)

عرب میں رہتے ہوئے اس قسم کے اخلاق ایک غیر معمولی چیز تھے۔ یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے۔ کہ عرب لوگ عادتاً فحش کلامی کرتے تھے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ عرب لوگ عادتاً قسمیں کھایا کرتے تھے۔ اور آج تک بھی عرب میں اس قسم کا رواج پایا جاتا ہے۔ مگر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کا اتنا ادب کرتے تھے۔ کہ اس کا بے موقعہ نام لینا بھی آپ پسند نہ کرتے تھے۔ "صفائی" کا آپ کو خاص طور پر خیال رہتا تھا۔ آپ ہمیشہ مسواک کرتے تھے۔ اور اس بارہ میں اتنا زور دیتے کہ بعض دفعہ فرماتے اگر میں اس بات سے نہ ڈروں کہ مسلمان تکلیف میں پڑ جائیں گے۔ تو ہر نماز سے پہلے مسواک کا حکم دے دوں (مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ)

کھانا کھانے سے پہلے بھی آپ ہاتھ دھوتے تھے۔ کھانا کھانے کے بعد بھی آپ ہاتھ دھوتے اور کلی کرتے تھے۔ بلکہ ہر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد بغیر کلی کئے کے نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ)

مساجد جو مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ ہیں۔ ان کی صفائی کا آپ خاص طور پر خیال رکھتے تھے۔ اور آپ مسلمانوں کو اس بات کی تحریک کرتے رہتے تھے۔ کہ خاص طور پر اجتماع کے دنوں میں مسجدوں کی صفائی کا خاص خیال رکھا کریں۔ اور ان میں خوشبو جلایا کریں۔ تاکہ ہوا صاف رہے (مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ)

اسی طرح آپ ہمیشہ صحابہؓ کو یہ نصیحت فرماتے رہتے تھے۔ کہ اجتماع کے موقعہ پر بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں نہ آیا کریں (بخاری کتاب الاطعمہ)

سڑکوں کی صفائی کا آپ خاص طور پر وعظ فرماتے رہتے تھے۔ اگر سڑک پر جھاڑیاں یا پتھر یا کوئی اور گندی چیز پڑی ہوتی۔ تو آپ خود اس کو اٹھا کر سڑک سے ایک طرف کر دیتے اور فرماتے کہ جو شخص سڑکوں کی صفائی کا خیال رکھتا ہے۔ خدا اس پر خوش ہوتا ہے اور اسے ثواب عطا فرماتا ہے

(مسلم کتاب البر والمصلۃ)

اسی طرح آپ فرماتے تھے۔ کہ رستہ کو روکنا نہیں چاہیئے۔ رستوں پر بیٹھنا یا ان میں کوئی ایسی چیز ڈال دینا جس سے مسافروں کو تکلیف ہو یا رستہ میں قضائے حاجت وغیرہ کرنا یہ خدا تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں (مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ)

پانی کی صفائی کا بھی آپ کو خاص خیال تھا۔ آپ ہمیشہ اپنے صحابہ کو یہ نصیحت فرماتے کہ کھڑے پانی میں کسی قسم کا گند نہیں ڈالنا چاہیئے۔ اور اسی طرح کھڑے پانی میں بول و براز کرنے سے بھی آپ سختی سے روکتے تھے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی)

پس میں آپ تمام بھائیوں سے یہ اپیل کروں گا۔ کہ اگر آپ کو اپنے آقا سے کوئی محبت ہے۔ تو صفائی کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔ اور غیر مسلموں کے لئے نمونہ پیش کریں۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

تعلیم الاسلام کالج لاہور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں۔ اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں۔ جزاھم اللہ خیرا (الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

فرسٹ ایئر میں داخلہ انشاء اللہ ۱۰ جون ۱۹۵۰ء سے شروع ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں (پرنسپل)

وصایا!

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۶ ۹۷

وصیت نمبر ۱۲۳۱۶ میں ... مقبول احمد ولد مرزا حاجی احمد صاحب عمر ۲۳ سال سابق جیو کی ڈاکخانہ کنجاہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد مبلغ ۹۰ روپے کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد: مقبول احمد وعبد الکلرک پی۔ اے بسی ماسٹر اینڈ سکول نوشہرہ گواہ شد: احمد حسن کلرک گواہ شد کپتان ملک خادم حسین نوشہرہ

وصیت نمبر ۱۲۵۵۳ میں غلام رسول ولد میاں محمد یار صاحب عمر ۵۰ سال ساکن کبیر والہ ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد مبلغ ۳۰/- روپے کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد: غلام رسول بقلم خود۔ گواہ شد شیخ نور الدین پریذیڈنٹ کبیر والہ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۵۶۶ میں زینب بی بی زوجہ چوہدری محمد امین صاحب عمر ۲۵ سال ساکن دیوا سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس سدھنائی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر ۱۰۰/- روپیہ ... زیور طلائی قیمتی ۱۲/- روپیہ ہے میں اس سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا زینب بی بی

گواہ شد: محمد عبد اللہ بقلم خود والد موصیہ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۵۶۷ میں عثمان غنی ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب عمر ۲۴ سال ساکن دیوا سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس سدھنائی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد تیس بیگہ اراضی بزار عکہ اور بنجر قیمتی ۲۰۰/- روپیہ ایک جوڑی بچھڑا اور ایک عدد بچھڑی قیمتی ۲۸۵/- روپے ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی

العبد: نشان انگوٹھا۔ عثمان غنی گواہ شد محمد رمضان سیکرٹری مال۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۵۶۹ میں اللہ دتا ولد چوہدری نواب دین صاحب عمر چالیس سال ساکن دیوا سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس سدھنائی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک گھوڑا ایک جوڑا بیل۔ ایک عدد ... ایک بچھڑا قیمتی ...۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ لیکن اس کے علاوہ بذریعہ کاشت کاری جو آمد ہوگی۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ میں تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان مالک ہوگی۔

العبد: نشان انگوٹھا اللہ دتہ

گواہ شد: عبد اللہ بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دیوا سنگھ۔

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

درخواستہائے دعا

ہمارے دفتر کے مددگار کارکن رشید احمد صاحب کو آج چار روز ہوئے ہیں بخار آتا ہے۔ آج ۱۰۳ ٹمپریچر ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد مددگار دفتر)

(۲) عزیزی خورشید احمد بی۔ ایس سی ... سے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں (لطیف احمد چشتیہ ہائی سکول لاہور)

ربوہ میں دوکانوں کیلئے بھی قطعات فروخت کئے جائینگے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ربوہ میں غلہ منڈی۔ سبزی منڈی۔ فروٹ اینڈ ویجی ٹیبل مارکیٹ۔ گول بازار اور محلہ جات کے بازاروں میں دوکانات کے قطعات فروخت کئے جائیں گے۔ گول بازار اور محلہ جات کے بازاروں میں قطعہ ۱ مرلے کا غلہ منڈی میں ۲ مرلے کا اور سبزی منڈی میں اس سے کم رقبہ کا ہوگا۔ دس مرلے کے قطعہ میں علاوہ دوکان کے مکان بھی بن سکے گا۔ احباب اپنے لئے قطعات فوراً ریزرو کروالیں۔ اور ساتھ ہی بازار اور منڈی وغیرہ کی تخصیص بھی کریں۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کریں۔

اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ ضلع جھنگ

ہندو مشرقی بنگال واپس آرہے ہیں

ڈھاکہ ۲۹ مئی آج مسٹر نورالامین وزیر اعظم مشرقی پاکستان نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اقلیتوں سے متعلق دونوں ملکوں کے معاہدے کی وجہ سے دونوں ملکوں میں خوشگوار تعلقات پیدا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اب ہندو اور مسلمان آزادانہ طور پر مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال جا رہے ہیں۔ جو ہندو مغربی بنگال سے مشرقی پاکستان واپس آرہے ہیں وہ اپنے ساتھ بال بچوں کو بھی لا رہے ہیں۔ اس سے یہ خیال غلط ثابت ہو جاتا ہے کہ ہندو محض اپنی جائدادیں فروخت کرنے کے لئے مشرقی بنگال آرہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مشرقی پاکستان سے بھی مسلمان مغربی بنگال اور آسام جا رہے ہیں۔

آپ نے افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا کہ ابھی تک مغربی بنگال کے بعض اخبارات اقلیتوں سے متعلق دونوں ملکوں کے معاہدے کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور مغربی بنگال کے بعض افراد بھی شر انگیز بیانات دے رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ برعظیم ہندو پاکستان کے ۸ کروڑ انسانوں کی فلاح و بہبود کا دارومدار اس معاہدے کی کامیابی پر ہے۔ لہذا عوام کو کسی صورت میں اس معاہدے کی طرف سے آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ مغربی بنگال اور آسام کے حالات سدھر جائیں گے تاکہ مسلمان ان دونوں صوبوں میں واپس جا سکیں۔

مسٹر فضل الرحمن وزیر تجارت کا بیان

چٹاگانگ ۲۹ مئی۔ کل مسٹر فضل الرحمن وزیر تجارت پاکستان ڈھاکہ سے چٹاگانگ پہنچے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پٹ سن بورڈ پٹ سن کی بہت بڑی مقدار فروخت کر چکا ہے۔ اندازہ یہ ہے کہ پٹ سن کا موسم ختم ہونے تک پٹ سن کا کوئی ذخیرہ باقی نہیں بچے گا۔ مسٹر فضل الرحمن کی تشریف آوری کے موقع پر حاجی رشید احمد صدر ایوان تجارت پاکستان، مسٹر قادر چوہدری صدر ڈسٹرکٹ بورڈ مسٹر علی اصغر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور انسپکٹر جنرل پولیس نے آپ کا استقبال کیا۔ شام کے وقت آپ نے بندرگاہ کا معائنہ کیا اور فرمایا کہ ہمیں یہ معلوم کر کے [illegible] ہوئی کہ امسال بندرگاہ چٹاگانگ سے پٹ سن کی بہت بڑی مقدار برآمد کی گئی ہے۔ سال گذشتہ اس بندرگاہ سے اس سے آدھی مقدار بھی برآمد نہیں کی گئی تھی۔

ایرانی علاقہ میں روسی فوجوں کا داخلہ

طہران ۲۹ مئی۔ ایرانی جریدہ "مصور" کی اطلاع کے

مولینا مودودی اور ان کے ۲ رفقاء رہا کر دیئے گئے

لاہور ۲۸ مئی۔ آج صبح مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ۱۹ ماہ ۲۰ دن کی نظر بندی کے بعد ملتان جیل سے رہا کر دیئے گئے۔ انہیں پنجاب سیفٹی ایکٹ کے ماتحت ۴ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو گرفتار کیا گیا تھا۔ مولینا مودودی کے ہمراہ ان کے دو اور رفقاء مسٹر امین احسن اصلاحی اور مسٹر محمد طفیل بھی رہا کر دیئے گئے۔ یاد رہے کہ لاہور ہائی کورٹ میں مولینا مودودی کی نظر بندی کے خلاف جو حبس کا رٹ پیش کی گئی تھی اسے ہائیکورٹ نے مسترد کر دیا تھا چنانچہ اس فیصلہ کے خلاف حال ہی میں مولانا مودودی صاحب نے فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کی جسے چند روز ہوئے مسترد کر دیا گیا۔

مسٹر محمود علی قصوری نے فیڈرل کورٹ کو مطلع کیا تھا کہ وہ مولینا مودودی کی رہائی کے لئے لاہور ہائی کورٹ سے پھر رجوع کریں گے۔ کیونکہ لاہور ہائی کورٹ یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ سیفٹی ایکٹ کے ماتحت کسی شخص کو اٹھارہ ماہ سے زائد عرصہ تک نظر بند نہیں رکھا جا سکتا اور مولانا مودودی اسی سیفٹی ایکٹ کے ماتحت اب تک اٹھارہ ماہ سے زائد عرصہ تک نظر بند ہیں۔

مولینا مودودی کی رہائی غالباً لاہور ہائیکورٹ کے اسی فیصلہ کا نتیجہ ہے۔ جس کی رو سے سیفٹی ایکٹ کے ماتحت کسی شخص کی نظر بندی کی میعاد اٹھارہ ماہ سے تجاوز نہیں ہو سکتی تھی۔

انسان بیس ۲۰ سال تک چاند میں داخل ہو جائے گا

لندن ۲۹ مئی۔ برطانیہ کے مشہور سائنس دان مسٹر آرتھر کلارک نے ایک بیان میں کہا کہ انسان آئندہ ۲۰ سال تک چاند تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ آپ نے کہا کہ اس کے لئے ضروری ہو گا کہ راکٹ کی رفتار ۵ ہزار میل فی گھنٹہ ہو۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ دس سال تک انسانی سائنس اس قدر کامیاب ہو جائے گی کہ ایسے بلند مقامات تک آزادانہ طور پر پرواز کر سکے۔ جہاں کشش زمین کا اسے کوئی خطرہ نہ رہے۔

لاہور کارپوریشن کے ممبر کا انتخاب

لاہور ۲۹ مئی۔ آج لاہور کارپوریشن کی مسلم لیگ پارٹی کے ایک خاص اجلاس میں ملک شوکت علی کو کارپوریشن کے ممبر کے لئے متفقہ طور پر پارٹی کا امیدوار منتخب کیا گیا۔ یہ انتخاب آج ہو رہا ہے۔ کارپوریشن کے ملک محمد دین کے سات ارکان اس گروپ کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان میں مسٹر فاروق انبالوی اور مسٹر احمد بھی شامل ہیں۔

پیر پگارو کی گدی بحال نہیں کی جائیگی

کراچی ۲۹ مئی۔ وزیر اعظم سندھ قاضی فضل اللہ نے ان خبروں کی پر زور تردید کی ہے کہ حکومت سندھ پیر پگارو کی گدی بحال کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ قاضی صاحب نے نمائندہ نوائے وقت کو بتایا کہ اس سلسلہ میں مرکزی حکومت ہی کوئی فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔ اور متعلقہ کاغذات وزیر اعظم پاکستان کے پاس گذشتہ بارہ ماہ سے رکھے ہوئے ہیں۔ لندن سے مرحوم پیر پگارو کے دو لڑکوں کی متوقع آمد کے سلسلہ میں قاضی صاحب نے بتایا کہ وہ رخصتوں میں اپنی والدہ سے ملنے آرہے ہیں اور حکومت سندھ نے انہیں یقین دلایا ہے کہ انہیں رخصتوں کے بعد انگلستان واپس جانے کی اجازت ہو گی۔

لاہور کا درجہ حرارت ۱۱۲ تک پہنچ گیا

کراچی ۲۹ مئی۔ محکمہ موسمیات نے اعلان کیا ہے کہ آج پنجاب صوبہ سرحد اور سندھ کے بالائی حصہ میں بڑی گرمی پڑی۔ البتہ مشرقی پاکستان میں درجہ حرارت کچھ گر گیا۔ ملک بھر میں جیکب آباد میں سب سے زیادہ گرمی پڑی۔ جہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۸ تھا۔ ملک کے دوسرے شہروں کا درجہ حرارت حسب ذیل ہے۔

لاہور	۱۱۲	پشاور	۱۰۶
ڈھاکہ	۹۳	کراچی	۹۰
چٹاگام	۹۱		

آج رات لاہور میں آندھی آئی توقع ہے کہ پنجاب کے بعض حصوں میں بوندا باندی بھی ہو گی۔

پنڈت جواہر لال نہرو ملک سے باہر جا رہے ہیں

نئی دہلی ۲۹ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو انڈونیشیا۔ سنگاپور اور برما کے دورہ کے سلسلہ میں تقریباً ایک ماہ تک اپنے ملک سے باہر رہیں گے۔ وہ بدھ کو دہلی سے روانہ ہو رہے ہیں۔ اور توقع ہے کہ ۲۶ جولائی سے پہلے دہلی واپس نہیں آسکیں گے۔ ۷ جون کو سوئیکارنو میں صدر جمہوریہ انڈونیشیا کی طرف سے پنڈت نہرو کے اعزاز میں ایک خاص تقریب منعقد ہو گی۔ وہ انڈونیشی پارلیمنٹ سے خطاب بھی کریں گے۔ اور ۱۷ جون کو سنگاپور روانہ ہو جائیں گے۔ وہ ۲۰ جون کو رنگون پہنچیں گے۔ جہاں سے وہ ۲۴ جون کو کلکتہ آجائیں گے۔

مطابق روسی فوجیں شمالی صوبہ خراسان کی سرحد کے پانچ میل اندر داخل ہو گئی ہیں اور انہوں نے ابھی تک یہ علاقہ خالی نہیں کیا۔